احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 22- مئی 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعہ 22 مئی 1998ء 25 محرم 1419 ہجری 22 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 107

اللہ کے لئے ہو جاؤ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے۔ تیرے سوا کسی کو بقا نہیں، جن و انس سب کیلئے فنا مقدر ہے۔ (مسلم کتاب الذکر)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں۔ اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو۔ سب کچھ اس کا ہو جاوے۔ صفائی کے یہی معنے ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا۔ جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔ میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کرلی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 454)

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مرجائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پا بہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے، اس کی خاطر داری کرنی چاہئے، اس کی دلجوئی کرنی چاہئے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 419)

محترم عبیداللہ علیم صاحب کو کراچی میں سپرد خاک کر دیا گیا

○ معروف احمدی شاعر محترم عبیداللہ علیم صاحب کو منگل 19- مئی 1998ء کو شام چھ بجے پپری کراچی میں واقع احمدیہ قبرستان "باغ احمد" میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس سے قبل ان کی نماز جنازہ ان کے گھر واقع ناظم آباد کراچی میں ادا کی گئی جس میں قریباً 700 احباب شامل تھے۔ ان میں سے 300 کے قریب غیراز جماعت شعراء، ادیب، صحافی، اہل قلم، اور دانشور شامل تھے۔ نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی۔

کراچی کے مربی سلسلہ مکرم سید حسین احمد صاحب نے الفضل کو بتایا کہ نہ صرف نماز جنازہ میں بلکہ تدفین کے موقع پر بھی بڑی تعداد میں غیراز جماعت ادیب اور شعراء شامل تھے۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ کراچی کے اخبارات میں کثرت سے عبیداللہ علیم صاحب کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے نمائندگان نے بھی غیراز جماعت احباب کے انٹرویو کئے اس کے علاوہ جماعت کراچی کی طرف سے رکھی گئی وزیٹرز بک میں بھی ادباء شعراء صحافیوں اور دانشوروں نے اپنے تاثرات درج کئے۔

احباب کرام سے محترم عبیداللہ علیم صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انتہائی کوشش کرو کہ خدا کی محبت حاصل کرلو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ان ساری باتوں سے ایک یہ نتیجہ بھی بڑا واضح اور نمایاں طور پر نکلتا ہے کہ ایک احمدی بچے بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشو و نما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گذارے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنے سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا! میں تو تیرے صرف بیس پیار لوں گا اور باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو، تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تاکہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے۔ یہی جدوجہد ہے۔ یہی جہاد ہے یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف (دین حق) ہمیں بلاتا ہے اور جس پر (کلام الٰہی) نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ عمل میں احسان کو مدنظر رکھیں اس عمل کی خوبصورتی کو انتہا تک پہنچانے کے لئے جس حسن علم کی ضرورت ہے ہم اس کو بھی حاصل کر سکیں۔ (۔) وہی شخص اچھا ہے جس کے کام میں حسن علم بھی ہے اور حسن عمل بھی ہے۔

(از خطبہ 4 فروری 1972ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

آج کا دن 22- مئی 22nd May

تاریخ احمدیت

1893ء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پادری عبداللہ آتھم سے مناظرہ شروع ہوا جو جنگ مقدس کے نام سے شائع شدہ ہے اس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ

جنڈیالہ (ضلع امرتسر) میں عیسائیوں کا بھاری مشن تھا۔ 1882ء میں ڈاکٹر کلارک امرتسر میں طبی مشن کے انچارج بنے تو انہوں نے یہاں طبی شاخ کھول کر عیسائیت کے فروغ کا نیا دروازہ کھول دیا۔ اور عیسائی مناد جابجا وعظ کرنے لگے۔ جنڈیالہ کے ایک غیور مسلمان میاں محمد بخش پاندہ نے جو یہ صورت حال دیکھی تو وہ معمولی تعلیم رکھنے کے باوجود مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ عیسائی پادریوں سے جب کوئی معقول جواب نہ بن سکا تو انہوں نے مشن انچارج ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب سے شکایت کی جس پر مارٹن صاحب نے جنڈیالہ کے مسیحیوں کی طرف سے مسلمانوں کو مباحثہ کا تحریری چیلنج دے دیا۔ اور کہا کہ اہل اسلام جنڈیالہ اپنے علماء و بزرگان دین کو میدان میں لا کر دین حق کی تحقیق کریں ورنہ آئندہ سوال کرنے سے خاموش ہو جائیں۔ میاں محمد بخش صاحب نے یہ چیلنج ملتے ہی علماء کو خط لکھے کہ پادریوں سے بحث کرنے کے لئے جنڈیالہ تشریف لائیں۔ نیز اسی دن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں بھی لکھا کہ آنجناب اہل جنڈیالہ کی امداد فرمائیں۔ حضرت اقدس یہ خط پڑھ کر بہت خوش ہوئے اور 23- اپریل 1893ء کو جنڈیالہ اطلاع بھجوائی کہ آپ اس دینی کام کے لئے بالکل تیار ہیں۔ نیز دوسرے ہی دن قادیان سے اپنے خدام کا ایک وفد پادری مارٹن کلارک صاحب کے پاس امرتسر بھجوایا پادری صاحب کوٹھی پر موجود تھے انہوں نے اردلی کو تو حکم دیا کہ کرسیاں برآمدہ میں رکھ دو اور خود دوسرے دروازہ سے پادری عبداللہ آتھم صاحب کی کوٹھی پر پہنچے اور انہیں اپنی کوٹھی پر لے آئے۔ رات کے گیارہ بجے تک گفتگو جاری رہی اور بالآخر اتفاق رائے سے ایک مفصل تحریری شرائط نامہ پر فریقین کے دستخط ہو گئے۔ مباحثہ کے لئے 22- مئی سے 5- جون 1893ء کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ عیسائیوں کی طرف سے پادری عبداللہ آتھم مناظر قرار پائے۔

طے شدہ شرائط کے مطابق 22- مئی سے 5- جون 1893ء تک امرتسر میں مباحثہ ہوا۔ جو جنگ مقدس کے نام سے چھپا ہوا موجود ہے۔ یہ مباحثہ مسٹر ہنری مارٹن کلارک کی کوٹھی میں ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے منشی غلام قادر صاحب فصیح (وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ) نے اور عیسائیوں کی طرف سے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب نے صدر کے فرائض سرانجام دیئے۔ حضرت صاحب کے ساتھ معاونین کے طور پر حضرت مولانا نورالدین صاحب' مولانا سید محمد احسن صاحب اور شیخ اللہ دیا صاحب لدھیانوی تھے۔ اور عیسائی مناظر آتھم کے معاون پادری جے۔ ایل ٹھاکر داس پادری عبداللہ اور پادری ٹامس ہاول صاحب قرار پائے۔ کرنیل الطاف علی خاں صاحب رئیس کپور تھلہ جو عیسائیت اختیار کر چکے تھے عیسائیوں کی طرف بیٹھتے۔ ایک طرف حضرت اقدس اور دوسری طرف عبداللہ آتھم صاحب بیٹھتے تھے دونوں فریقوں کے درمیان خلیفہ نورالدین صاحب جمونی اور منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی مباحثہ کی کارروائی نوٹ کرتے۔ اسی طرح عیسائیوں کے آدمی بھی لکھتے تھے اور بعد میں تحریروں کا مقابلہ کر لیتے تھے۔

ایک ایمان افروز واقعہ مباحثہ کے دوران میں ایک عجیب ایمان افزا واقعہ پیش آیا جس نے اپنوں اور بیگانوں کو حیران کر دیا۔ عیسائیوں نے آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے یہ صورت نکالی کہ ایک دن چند لولے لنگڑے اور اندھے اکٹھے کر لئے اور کہا کہ آپ کو مسیح ہونے کا دعویٰ ہے ان پر ہاتھ پھیر کر اچھا کر دیں۔ مجلس میں ایک سناٹا سا چھا گیا۔ اور مسلمان نہایت بے تابی سے انتظار کرنے لگے کہ دیکھیں آپ اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور عیسائی اپنی اس کارروائی پر پھولے نہیں سماتے تھے لیکن جب آپ نے اس مطالبہ کا جواب دیا تو ان کی فتح شکست سے بدل گئی اور سب لوگ آپ کے جواب کی برجستگی اور معقولیت کے قائل ہو گئے آپ نے فرمایا یہ تو انجیل کا دعویٰ ہے کہ وہ ایسے بیماروں کو جسمانی رنگ میں اچھا کرتے تھے۔ لیکن اسی انجیل میں لکھا ہے کہ اگر تم میں رائی برابر بھی ایمان ہو گا تو تم مجھ سے بھی بڑھ کر عجیب کام کر سکتے ہو۔ پس ان مریضوں کو پیش کرنا آپ لوگوں کا کام نہیں بلکہ ہمارا کام ہے اور اب میں ان مریضوں کو جو آپ نے نہایت مہربانی سے جمع کر لئے ہیں آپ کے سامنے پیش کر کے کہتا ہوں کہ براہ مہربانی انجیل کے حکم کے ماتحت اگر آپ لوگوں میں ایک رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہے تو ان مریضوں پر ہاتھ رکھ کر کہیں کہ اچھے ہو جاؤ۔ اگر یہ اچھے ہو گئے تو ہم یقین کر لیں گے کہ آپ اور آپ کا مذہب سچا ہے۔ حضرت اقدس کی طرف سے یہ برجستہ جواب سن کر پادریوں کے ہوش اڑ گئے اور انہوں نے جھٹ اشارہ کر کے ان لوگوں کو وہاں سے رخصت کر دیا۔

مباحثے کا اثر حضرت صاحب نے اس مباحثہ میں یہ اصول پیش کیا کہ فریقین کو لازم ہو گا کہ جو دعویٰ کریں وہ دعویٰ اس الہامی کتاب کے حوالہ سے کیا جائے جو الہامی قرار دی گئی ہے اور جو دلیل پیش کریں وہ دلیل بھی اسی کتاب کے حوالہ سے ہو۔ حضرت صاحب نے اس سنہری اصول کا التزام کرتے ہوئے دین حق کی صداقت جس خوبی سے نمایاں کر کے دکھائی ہے اس کا لطف اصل پرچے دیکھنے سے ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابل عیسائی مناظر اس میں سراسر ناکام ہوئے یہ اسی فتح کا نتیجہ تھا کہ کرنیل الطاف علی خان صاحب رئیس کپور تھلہ جو مباحثہ میں عیسائیوں کی صف میں بیٹھتے تھے آخری دن حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچے۔ اور بیعت کر لی۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 295)

تاریخ عالم

1545ء شیر شاہ سوری کی وفات ہوئی۔

شیر شاہ سوری کا اصل نام فرید خان تھا۔ جسے تلوار سے ایک شیر مارنے کے صلہ میں سلطان محمد والئ بہار نے شیر خان کا خطاب دیا۔ اس کے بعد حالات کچھ ایسے پلٹے کہ شیر خان نے پہلے بہار اور پھر بنگال پر بزور شمشیر قبضہ کر لیا۔ اور پھر مغل بادشاہ ہمایوں سے دہلی و پنجاب کا تخت و تاج بھی چھین لیا اور 60 سال کی عمر میں شیر شاہ سوری کے لقب سے ہندوستان کا حاکم بن گیا وہ صرف پانچ سال تک دہلی کے تخت پر متمکن رہا لیکن اس مختصر عرصہ میں اس نے ایسے ایسے کام سرانجام دئے کہ ان کی وجہ سے اس کا نام آج تک زندہ ہے۔

اس نے فوج کی نئی تنظیم کی۔ مال گذاری کا نیا نظام قائم کیا۔ ملک میں سڑکوں کا جال بچھا دیا جن میں سب سے بڑی سڑک جرنیلی سڑک کے نام سے پشاور سے کلکتہ تک بنوائی۔ جو آج تک موجود ہے۔ اس کے علاوہ اس نے رفاہ عامہ کے لئے سرائیں بنوائیں۔ کنویں کھدوائے۔ اس کے عہد میں چوری' رہزنی' ڈاکہ' قتل وغیرہ جرائم سے ہندوستان بالکل پاک رہا۔ اسی کے قوانین تھے جو تھوڑے ردّو بدل کے ساتھ آئین اکبری کی تدوین میں کام آئے۔ وہ ایک زبردست سپہ سالار' دور اندیش اور مدبر حکمران تھا۔

1859ء سر آرتھر کانن ڈائل پیدا ہوا

سر آرتھر کانن ڈائل کو اگرچہ ناول نویسوں کے پہلے درجہ میں نہیں رکھا جا سکتا لیکن پھر بھی اس کی تصنیفات بہت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ اس کی اصل مشہوری اس کے سراغ رساں کردار شرلک ہومز کی وجہ سے ہوئی جس کی اس نے کئی جلدیں تصنیف کیں۔ اس کی یہ تصنیفات انتہائی مقبول ہوئیں اور دیگر زبانوں میں اس کو اپنایا گیا۔ اردو میں بھی بے شمار لوگوں نے ان کرداروں پر مبنی اپنی کہانیاں لکھیں اور مقبول ہوئیں۔

ڈائل نے بوئر جنگ کی ایک مقبول تاریخ بھی لکھی جس میں اس نے ایک ڈاکٹر کے طور پر کام کیا تھا۔ اپنی عمر کے آخری حصہ میں اس نے روحانی علوم پر کام کیا جس میں وہ پورا یقین رکھتا تھا۔ اس کو سر کا خطاب 1902ء میں دیا گیا اور 7- جولائی 1930ء کو اس کی وفات ہوئی۔ (مرتبہ: ناصر فاروق سندھو)

امتحان اور انٹرویو

○ جن امیدواروں نے نظامت مال وقف جدید کو محرر / انسپکٹر مال کی آسامی کے لئے درخواستیں بھجوائی ہیں ان کو اعلان ہذا کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔

1- مورخہ 98-7-25 بروز بدھ صبح 10 بجے دفتر وقف جدید میں تحریری امتحان ہو گا۔

2- تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کا انٹرویو مورخہ 98-5-28 بروز جمعرات صبح 9 بجے ہو گا۔

براہ کرم تشریف لے آئیں۔

ضروری نوٹ:- سفر آمد و رفت وغیرہ اخراجات امیدوار کی اپنی ذمہ داری ہو گی۔

(ناظم مال وقف جدید)

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کو سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید 17- اپریل 1998ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلسِ عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل بس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

گزشتہ سے پیوستہ

دورہ آسٹریلیا-3- اکتوبر83ء

مرتبہ- یوسف سلیم ملک صاحب۔

موسیقی روحانی لذات سے ہٹا دیتی ہے

اب آپ مجھے یہ بتایئے کہ ابھی اس مجلس میں حضرت (بانی سلسلہ) کی جو باتیں بیان ہو رہی تھیں کوئی کہہ سکتا ہے کہ بڑی بور مجلس ہے پاگلوں کی طرح سارے بیٹھے ہوئے ہیں عورتیں کمروں میں گھسی ہوئی ہیں خواہ مخواہ مصیبت میں بیٹھی ہوئی ہیں کچھ مرد اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں جب کہ دنیا باہر نکلی ہوئی ہے آپ اس کو کیا جواب دیں گی۔ ظاہر ہے آپ اس کو جواب دیں گی تمہیں پتہ ہی نہیں بڑا مزہ آرہا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ ناچ گا کر یا شراب پی کر تمہیں اتنا مزہ نہ آیا ہو جتنا یہ باتیں سن کر ہمیں مزہ آرہا تھا۔ یہ جو آپ نے مزہ حاصل کیا یہ اس لئے حاصل کیا کہ آپ نے اپنے آپ کو اس سے پہلے کلچر کیا ہوا ہے اگر آپ نے کلچر نہ کیا ہوتا تو آپ کو بالکل مزہ نہ آتا آپ بور ہو کر یہاں سے نکل جاتیں۔ اگر احمدیت کلچر کرنے کی دعوت نہ دے اور رفتہ رفتہ آپ کے ٹیسٹ Taste کا رخ ان لذات کی طرف نہ موڑے تو مرنے کے بعد کیا ہو گا یہ ایک بہت بڑا سوال ہے جن چیزوں کی لذتیں ہم حاصل کرتے رہتے ہیں اگر ویسی ہی چیزیں آخرت میں بھی ہوں تو پھر تو مزے ہو گئے اور اگر وہ نہ ہوں کچھ اور ہوں تو آپ بور ہوں گی یا نہیں۔ بڑی سخت بور ہوں گی اس لئے دین کہتا ہے کہ وہاں جو بور ہونا ہے تو تھوڑا سا یہاں بور ہو جاؤ لیکن اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کرو جو آگے تمہیں ملنا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے اسی کو جنت اور جہنم کے طور پیش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی جس کو مثلاً اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں ہے خدا کا پیار نہیں ہے تو مرنے کے بعد اس کا سفر مادیت سے روحانیت کی طرف ہوتا ہے تو جس چیز سے وہ اس دنیا میں بور ہو رہا تھا اگر اس کے اور قریب ہو جائے گا تو مارا گیا وہی قرب ایک آدمی کی جنت ہے اور ایک اور آدمی کی جہنم ہے۔ بعض ممالک میں آج کل ٹیلی وژن پر مذہبیت بڑی چھائی ہوئی ہے جن کو فلمی گانوں کا شوق ہے یا ناچ گانے کا ان کو مصیبت پڑی ہوتی ہے کہ ریڈیو اور ٹی وی پر مولوی آجاتے ہیں قرآن شریف شروع ہو جاتا ہے کچھ لوگ اس سے بور ہو رہے ہوتے ہیں لیکن کچھ بڑا مزہ اٹھا رہے ہوتے ہیں کہ ہاں یہ ٹھیک ہے تو Taste Develop کرنا ضروری ہے۔ اور کوئی مذہب وارننگ نہیں دیتا صرف دین حق وارننگ دیتا ہے کہ مرنے کے بعد تمہارے لئے یہ لذات نہیں ہوں گی وہ دوسری قسم کی لذات ہیں تم اپنے آپ کو ان کے لئے ابھی سے تیار کرو۔ اگر نہیں کرو گے تو پھر تم نقصان اٹھاؤ گے اس لئے اگر آپ مثلاً قرآن کی تلاوت کریں اچھی آواز سے تو ترنم تو اس میں آ جائے گا اور بعض دفعہ اس میں اس قدر لذت پیدا ہو جاتی ہے کہ دنیا کا کوئی موسیقار اس موسیقی میں وہ مزہ نہیں اٹھا سکتا صرف فرق یہ ہے کہ پیمانہ کوئی نہیں جو گاڑ کے معلوم کیا جا سکے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ موسیقی کے عادی ہو جاتے ہیں ان کا مزہ موسیقی کی طرف ہو جاتا ہے انکے لئے بہت مشکل ہوتی ہے کہ اس کو بدل کر قرآن میں لذت حاصل کریں۔

ہندوؤں کے بھجن اور ان کی حقیقت

رضوانہ- لیکن جس طرح ہندو مذہب ہے ان کا مذہب ہی میوزک اور ڈانس پر ہے۔

حضرت صاحب- ہاں وہ بگڑا ہوا مذہب ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ درست ہے یا غلط۔

رضوانہ- میرا خیال ہے کہ آواز سے بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں چاہے وہ کسی صورت میں بھی کریں۔

حضرت صاحب- ہاں وہ ٹھیک ہے لیکن بھجن جو گاتے ہیں اور بھجن گانے کے بعد جو حرکتیں کرتے ہیں۔

رضوانہ- میں نے دیکھی ہیں۔

حضرت صاحب- نہیں! آپ نے نہیں دیکھیں۔ بھجن گاتے ہوئے ان کا مذہب ساتھ یہ بھی بتاتا ہے کہ اگر تمہارا بھجن کوئی غیر برہمن سن لے تو اس کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دو تو خدا بڑا راضی ہو گا۔ ہندوازم کے اندر بڑے تضاد ہیں وہ جو گانے گاتے ہیں وہ تو محض تصور ہے یعنی اپنے آپ کو انسان دھوکا دے لے اس کی مرضی ہے جس طرح چاہے دھوکا دیتا چلا جائے مذہب کا کام تو یہ نہیں کہ ہر دھوکے باز کے ساتھ چل پڑے کہ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے وہ بھی ٹھیک ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بعض لذات خیالی ہوتی ہیں اور وہ کبھی قوموں کے کام نہیں آیا کرتیں۔ اب آپ ایک ناول پڑھیں جس میں ایک کردار ہے جو آپ کو بڑا پیارا لگ رہا ہے بعض دفعہ پڑھتے پڑھتے اس کا دکھ محسوس کر کے آپ رو بھی پڑیں گی حالانکہ ناول ایک فرضی کہانی ہوتی ہے اور اس کے کردار خیالی ہوتے ہیں۔ دین حق اس قسم کی جذباتیت سے نکالتا ہے کیونکہ سائنٹیفک مذہب ہے۔ جذباتی طور پر جس طرح ہندو بھجن گاتے ہوئے رو سکتے ہیں بعض ایسے آدمی ہیں جو بالکل خیالی چیزوں پر بھی رو پڑتے ہیں جن کا وجود تک نہیں ہوتا۔ آپ ڈراموں میں روتی نہیں مثلاً شیکسپئر کے ڈراموں میں وہ کون لوگ ہیں جن کے لئے آپ رو دیتی ہیں۔ کس پر لگتے ہیں آپ کے آنسو کون خوش ہو گا آپ سے کوئی بھی نہیں کیونکہ جذباتیت تو ایک فرضی چیز ہے اس لئے احمدیت نے جذباتیت کو کبھی محبت قرار ہی نہیں دیا۔ دین تو یہ کہتا ہے کہ وہ مذہب، وہ تصور درست ہے جو عمل کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ حقیقت ہے اس لئے وہ خدا کی یاد جس میں آنسو نکلتے ہوں لیکن شرط یہ ہو کہ خدا کی خاطر انسان بعض قربانیاں بھی ساتھ کر رہا ہو۔ خدا کی خاطر مخلوق کے حق بھی ادا کر رہا ہو اور اس کو محسوس ہو کہ ایک حقیقت اس پر قابض ہو گئی ہے تو وہ آنسو قبول ہوں گے لیکن اگر وہ فرضی آنسو ہوں گے یا سیسہ پگھلا کر مخلوق کے کانوں میں ڈال رہے ہوں گے تو ایسے بھجن کہاں سے قبول ہو جائیں گے۔ اس لئے حقیقت کی طرف آنا چاہئے محض جذبات تو ایک دھوکے کی چیز ہے جو بے وجہ Work Up ہو جاتے ہیں۔ کمیونسٹوں نے جذبات کو انگیخت کر کے بڑی تباہیاں مچائی ہیں۔ وہ بھی تو جذبات کے لحاظ سے ایک حقیقت تھی لیکن غلط راستے پر تھے۔ جذبات بعض دفعہ قوموں کو تباہ کر دیتے ہیں تو جذباتیت سے نکلیں اور حقیقت کو دیکھیں۔

تخلیق کائنات کا مقصد

انسان کی تخلیق کیا ہے اس کا Setup کیا ہے۔ تخلیق کائنات کا مقصد کیا ہے یہ دیکھنے والی باتیں ہیں۔ اگر روح کوئی چیز ہے اگر اس زندگی میں کوئی اثر قبول کرنے ہیں تو وہ اس زندگی میں آپ کو کلچر کرنے ہوں گے۔ اور جو مذہب آپ کو ابھی سے وارننگ نہیں دیتا اور بار بار نہیں دیتا کہ اگر تم مذہبی اقدار کے مطابق نہیں چلو گے تو بعد میں تم خود ذمہ دار ہو گے تم ایسی حالت میں دوبارہ اٹھائے جاؤ گے جو نامکمل ہو گی۔ پس جو مذہب وارننگ نہیں دیتا وہ جھوٹا ہے۔ جو مذہب کہتا ہے کہ بے شک میوزک میں مگن ہو جاؤ اس میں خدا ملتا ہے تو یہ بالکل غلط ہے مذہب ایک ذمہ داری ہے ایک کلچر کا نام ہے اس کے نتیجہ میں کیریکٹر بنتا اور ترقی کرتا ہے تبھی قرآن کریم اتنا سائنٹیفک ہے کہ بعض جگہ نمازیوں پر لعنت ڈالتا ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا مذہب ہے جس نے اپنے عبادت کرنے والوں پر لعنت ڈالی ہو صرف قرآن کریم ہے جو نماز نماز میں تفریق کرتا ہے کہ ایسے بھی نمازی ہیں جو دکھاوا کر رہے ہوتے ہیں ایسے بھی نمازی ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں لیکن مخلوق خدا کا حق ادا نہیں کرتے فرمایا ان پر لعنت ہے ان کی نمازیں بے کار ہیں (سورۃ الماعون) حالانکہ بڑی بڑی لمبی نمازیں پڑھ رہے ہوں گے کئی جذباتی بھی ہو چکے ہوں گے لیکن قرآن کریم کی رو سے جو نمازیں زندگی کو صحیح سمت میں تبدیل نہ کر سکیں وہ بے کار ہیں۔

پس احمدیت کو سمجھنے کے لئے اس کا سارا Setup سمجھنا چاہئے۔ تیاری یہ کرنی چاہئے کہ ہم نے مرنا ہے اور مرنے کے بعد زندگی ہماری رہے گی جس شکل میں جاری رہے گی اس کی طرف توجہ دی جائے۔ چنانچہ دین حق اس نکتے کو سمجھانے کے لئے رحم مادر کی مثال بھی دیتا ہے اگر کسی عورت میں Congenital Disease ہو جائے تو اس کا بچہ ساری عمر تکلیف اٹھاتا ہے یہ تکلیف اٹھانا اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ نے بعض لوگوں کو دکھ پہنچانے کی خاطر ایسا کیا ہے بلکہ انسان کو سمجھانے کے لئے بعض نمونے پیش کرتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں بیماریوں کی وجہ سے اس کا بچہ صحت مند بچے سے مختلف زندگی گذار رہا ہوتا ہے۔ ایک بچہ لولا لنگڑا ہے ایک صحت مند ہے ایک ہی ماں باپ کے بچے کسی کو زیادہ آسائشیں دی جا رہی ہیں لیکن وہ جہنم میں ہے اور دوسرا جنت میں بسر کر رہا ہے خواہ اس کو کم آسائشیں دی جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ غور کرو ماں کے پیٹ میں کیا ہو رہا ہے خدا اس میں کیا کم کر رہا ہے اور کیا زیادہ کر رہا ہے ان چیزوں پر غور کرو اور بعثت ثانیہ کی مثال دے کر فرماتا ہے (-) ماں کے پیٹ میں نفس واحدہ کے طور پر جس طرح تمہاری پیدائش ہوئی ہے اسی طرح تمہاری بعثت ثانیہ بھی ہو گی جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ماں اپنے پیٹ کے بچے کا خیال نہیں کرتی اور بعض بیمار بچے پیدا کر دیتی ہے اپنی غلطیوں کی وجہ سے تو بچے ساری عمر تکلیف اٹھائیں گے تو فرماتا ہے تمہاری روح بھی زمانے میں اسی طرح Develop ہو رہی ہے جس طرح تم ماں کے پیٹ میں تھے۔

رضوانہ- لیکن ہر ماں تو یہ نہیں کرتی۔

حضرت صاحب- نہیں نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر ماں یہ کرتی ہے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس مثال سے خدا تعالیٰ یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ اگر ہر ماں نہیں کرتی تو اس لئے کہ اس بیچاری کو اختیار نہیں اگر اس کو اختیار ہوتا تو پتہ نہیں دنیا میں کتنے لولے لنگڑے بچے پیدا ہو جاتے، اس کی بہت ساری غلطیوں سے خدا صرف نظر فرماتا ہے ماں دوڑتی پھرتی ہے ناچ بھی کرتی ہے بچے کی بعض دفعہ پرواہ بھی نہیں کرتی نزلہ بھی اس کو ہو جاتا ہے بیماریاں بھی لگتی ہیں یا نہیں۔ ماں کو خدا نے پروٹیکشن سسٹم رکھا ہوا ہے بچہ بچ جاتا ہے اس لئے کہ وہ ایک آٹومیٹک نظام ہے اگر یہ نظام نہ ہوتا تو اکثر بچے بیمار پیدا ہو رہے ہوتے۔

اچھے اور برے اعمال کا انسان خود ذمہ دار ہے

غرض جہاں باشعور کر دیا پہلے وارننگ دے دی اور ایک مثال سامنے رکھ دی وہاں یہ بھی فرمایا کہ اب تم ذمہ دار ہو گئے ہو ہم نے تمہیں خوب کھول کھول کر بتا دیا ہے اب اگر تم کوئی بد اعمال کرو گے تو تمہاری روح اس سے متاثر ہو گی اور

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب الرحمان زیروی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مہمان نوازی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخلاق عالیہ میں مہمان نوازی کا تذکرہ ایک عجیب شان اور لطف کا حامل ہے۔ آپ کے پاس آنے والے ہزاروں مہمانوں میں سے ایک بڑی تعداد ایسی تھی جس نے براہ راست آپ کی محبت اور شفقت سے فیض پایا اور اس فیض نے ان کی زندگیوں کے رخ بدل کر رکھ دیئے۔ یہ دلنشین داستان ہے اخلاق عالیہ اور اوصاف کریمانہ کے ایسے اثرات کی جس نے ایک ایسے روحانی انقلاب کی داغ بیل ڈالی جو آج دنیا کے 161 ممالک پر ممتد ہو رہا ہے جہاں بھی جماعت احمدیہ کے پاس مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے وہیں وہیں ان اخلاق کو زندہ رکھنا اور اس کے زندگی بخش تسلسل کو جاری رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

ذیل میں حضرت بانی سلسلہ کی مہمان نوازی کے چند واقعات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ واقعات حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی کتاب سیرۃ.... سے مرتب کئے گئے ہیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کا واقعہ میں پہلی مرتبہ 1893ء کے مارچ مہینے کے اواخر میں قادیان آیا۔ راستہ سے ناواقف تھا اور بٹالہ گاڑی شام کے قریب آتی تھی دن تھوڑا سا باقی تھا۔ میرے پاس کچھ سامان سبزی وغیرہ کی قسم سے تھا۔ مجھے یکہ کوئی نہ ملا میں نے ایک مزدور جو بٹالہ میں جوتوں کی مرمت کیا کرتا تھا ساتھ لیا۔ وہ بڈھا آدمی تھا اور اس کا گھر دوانی وال تھا۔ راستہ میں جب وہ اپنے گاؤں کے قریب پہنچا تو اس نے کہا کہ میں گھر سے ہو آؤں اور گھر والوں کو اطلاع دے آؤں کہ قادیان جاتا ہوں۔ اسے گھر میں اچھی خاصی دیر ہو گئی اور آفتاب غروب ہو گیا۔ میں نے بٹالہ میں راستہ کی کچھ تفصیلات معلوم کی تھیں کہ نہر آئے گی اس سے آگے ایک چھوٹی سی پلی آئے گی۔ وہاں سے قادیان کو راستہ جاتا ہے۔ رات اندھیری تھی ہم دونوں چلے آئے مگر وہ بھی راستہ سے پورا واقف نہ تھا۔ نہر پر پہنچے تو چونکہ نہر بند تھی ہمیں کچھ معلوم نہ ہوا کہ نہر آگئی ہے اور اس لئے آگے جو نشان بتایا گیا تھا اس کا بھی پتہ نہ لگا۔ اور ہم ہرچووال کی نہر پر جا پہنچے مگر سفر کی طوالت وقت کے زیادہ گزرنے سے معلوم ہوتی تھی گو شوق کی وجہ سے کچھ تکان نہ تھی۔ میں نے اس بڈھے مزدور سے کہا کہ تم کہتے تھے میں راستہ کا واقف ہوں اور ہم کو بٹالہ سے چلے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا ابھی تک وہ موڑ نہیں آتا یہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ الغرض جب ہم ہرچووال پہنچے تو جا کر معلوم ہوا کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں اتفاقاً وہاں ایک آدمی مل گیا اور اس نے ہم کو ہماری غلطی پر آگاہ کیا۔ اور ہم واپس ہوئے۔ اور لیل کلاں کے قریب آکر پھر بھولے مگر اس وقت دو تین آدمی لیل سے نکل کر باہر جا رہے تھے۔ کہ انہوں نے ہم کو سیدھے راستہ پر ڈال دیا۔ اس پریشانی میں اس رفیق سفر پر بہت غصہ آتا تھا مگر اس کا نتیجہ کچھ نہ تھا۔ آخر اس راستہ پر جو لیل سے قادیان کو آتا ہے ہم قادیان باغ کے قریب پہنچے۔ باغ کے پاس آئے تو آگے پانی تھا۔ باغ کی طرف سے ہم نے آواز دی تو ایک شخص نے کہا چلے آؤ پانی پایاب ہے۔ غرض وہاں سے گزر کر مہمان خانہ پہنچے۔ رمضان کا آغاز تھا اور لوگ اس وقت اٹھ رہے تھے مہمان خانہ کی کائنات صرف دو کوٹھریاں ایک دالان تھا جو مطب والا ہے باقی پلیٹ فارم ہی تھا۔ حضرت حافظ حامد علی کو خبر ہوئی کہ کوئی مہمان آیا ہے اس وقت مہمان خانہ کے مہتمم کہو داروغہ کہو خادم سمجھو سب کچھ وہی تھے۔ میرے وہ واقف و آشنا تھے۔ جب وہ آکر ملے تو محبت اور پیار سے انہوں نے مصافحہ اور معانقہ کیا اور حیرت سے پوچھا کہ اس وقت کہاں سے۔ میں نے جب واقعات بیان کئے تو بیچارے بہت حیران ہوئے۔ میں نے وہ سبزی وغیرہ ان کے حوالے کی وہ لے کر اسی وقت اندر گئے۔ اور حضرت صاحب کو اطلاع کی۔ میرا خیال ہے کہ تین بجے کے قریب قریب وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسی وقت مجھے گول کمرہ میں بلا لیا۔ اور وہاں پہنچنے تک پر تکلف کھانا بھی موجود تھا۔ میں اس ساعت کو اپنی عمر میں کبھی نہیں بھول سکتا کہ کس محبت اور شفقت سے بار بار فرماتے تھے آپ کو بڑی تکلیف ہوئی میں عرض کرتا نہیں تکلیف تو کوئی نہیں ہوئی معلوم بھی نہیں ہوا۔ مگر آپ بار بار فرماتے ہیں راستہ بھول جانے کی پریشانی بہت ہوتی ہے۔ اور کھانا کھانے کے لئے تاکید فرمانے لگے۔ مجھے شرم آتی تھی کہ آپ کے حضور کس طرح کھاؤں میں نے تامل کیا مگر آپ نے خود اپنے دست مبارک سے کھانا آگے کر کے فرمایا کہ کھاؤ بہت بھوک لگی ہو گی۔ سفر میں تکان ہو جاتی ہے۔ آخر میں نے کھانا شروع کیا تو پھر فرمانے لگے کہ خوب سیر ہو کر کھاؤ شرم نہ کرو۔ سفر کر کے آئے ہو۔

حضرت حامد علی صاحب بھی پاس بیٹھے تھے اور آپ بھی تشریف فرما تھے میں نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ آپ آرام فرمائیں میں اب کھا لوں گا۔ حضرت صاحب نے اس وقت یہ محسوس کیا کہ میں آپ کی موجودگی میں تکلف نہ کروں۔ "فرمایا اچھا حامد علی تم اچھی طرح سے کھلاؤ اور یہاں ہی ان کے لئے بستر ا بچھا دو۔ تاکہ یہ آرام کر لیں اور اچھی طرح سے سو جائیں" آپ تشریف لے گئے۔ مگر تھوڑی دیر بعد ایک بستر ا لئے ہوئے پھر تشریف لے آئے میری حالت اس وقت عجیب تھی ایک طرف تو میں آپ کے اس سلوک سے نادم ہو رہا تھا کہ ایک واجب الاحترام ہستی اپنے ادنیٰ غلام کے لئے کس مدارات میں مصروف ہے میں نے عذر کیا کہ آپ نے کیوں تکلیف فرمائی فرمایا "نہیں نہیں تکلیف کس بات کی آپ کو آج بہت تکلیف ہوئی ہے اچھی طرح سے آرام کرو۔"

غرض آپ خود بستر ا رکھ کر تشریف لے گئے اور حافظ حامد علی صاحب میرے پاس بیٹھے رہے۔ انہوں نے محبت سے کھانا کھلایا اور بستر ا بچھا دیا میں لیٹ گیا تو حافظ حامد علی نے میری چاپی کرنی چاہی تو میں نے بہت ہی عذر کیا تو وہ رکے مگر مجھے کہا کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا۔ کہ ذرا دبا دینا بہت تھکے ہوں گے ان کی یہ بات سنتے ہی میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے کہ اللہ اللہ!! کس شفقت اور محبت کے جذبات اس دل میں ہیں اپنے خادموں کے لئے وہ کس درد کا احساس رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کے بعد جب آپ تشریف فرما ہوئے تو پھر دریافت فرمایا کہ نیند اچھی طرح آ گئی تھی۔ اب تکان تو نہیں۔ غرض اس طرح پر اظہار شفقت فرمایا کہ مجھے مدت العمر یہ لطف اور سرور نہ بھولے گا۔ میں چند روز تک رہا اور ہر روز آپ کے لطف و کرم کو زیادہ محسوس کرتا تھا جانے کے لئے اجازت چاہی تو فرمایا نوکری پر تو جانا نہیں اور دو چار روز رہو میں پھر ٹھہر گیا۔ آخر آپ کی محبت و کرم فرمائی کے جذبات کا ایک خاص اثر لے کر گیا اور وہ کشش تھی کہ مجھے ملازمت چھڑا کر یہاں لائی اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا کہ مجھے اس آستانہ پر دھونی رما کر بیٹھ جانے کی توفیق عطا فرمائی۔

میں نے مختصراً اس واقعہ کو ساف اور سادہ الفاظ میں بیان کر دیا ہے میں اس وقت ایک غریب طالب علم تھا اور کسی حیثیت سے کوئی معروف درجہ نہ رکھتا تھا۔ مگر حضرت بانی سلسلہ کی مہمان نوازی اور وسعت اخلاق سب کے لئے یکساں تھی۔ وہ ہر آنے والے کو سمجھتے تھے کہ یہ خدا کے مہمان ہیں ان کی آسائش، تالیف قلوب اور ہمدردی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھتے تھے۔ آپ کی پیاری پیاری باتوں اور آرام دہ برتاؤ کو دیکھ کر گھر بھی بھول جاتا تھا۔ ہر ملاقات میں پہلے سے زیادہ محبت اور شفقت کا اظہار پایا جاتا تھا۔ اور مخفی طور پر خادم مہمان خانہ کو ہدایات ہوتی تھیں کہ مہمانوں کے آرام کے لئے ہر طرح خیال رکھو۔ اور براہ راست انتظام اپنے ہاتھ میں اس لئے رکھا تھا کہ مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے۔

حضرت عرفانی صاحب حضرت بانی سلسلہ کی مہمان نوازی کے ذکر میں مزید لکھتے ہیں۔

میاں رحمت اللہ باغانوالہ کا واقعہ میاں رحمت اللہ باغانوالہ سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ حضرت بانی سلسلہ کے مخلص خادموں میں سے ہیں اور بنگہ کی جماعت میں ان کے بعد خدا تعالیٰ نے بڑی برکت اور ترقی بخشی 1905ء میں جبکہ حضرت صاحب باغ میں تشریف فرما تھے۔ میاں رحمت اللہ قادیان آئے ہوئے تھے۔ اور وہ مہمان خانہ میں حسب معمول ٹھہرے ہوئے تھے۔ میاں نجم الدین لنگر خانہ کے داروغہ اور مہتمم تھے۔ ان کی طبیعت کسی قدر اکھڑی واقع ہوئی تھی۔ اگرچہ اخلاص میں وہ کسی سے کم نہ تھے۔ اور سلسلہ کی خدمت اور مہمانوں کے آرام کا اپنی طاقت اور سمجھ کے موافق بہت خیال رکھتے تھے۔ اور مجتہدانہ طبیعت پائی تھی۔ میاں رحمت اللہ صاحب نے کچھ تکلف سے کام لیا روٹی کچی ملی اور وہ بیمار ہو گئے۔ مجھ کو خبر ہوئی میں نے ان سے وجہ دریافت کی تو بتایا کہ روٹی کچی تھی۔ اور تنور کی روٹی عام طور پر کھانے کی عادت نہیں مجھے ان کی تکلیف کا احساس ہوا۔ میری طبیعت بے دھڑک سی واقع ہوئی ہے میں سیدھا حضرت صاحب کے پاس گیا۔ اطلاع ہونے پر آپ فوراً تشریف لے آئے۔ اور باغ کی اس روش پر جو مکان کے سامنے ہے ٹہلنے لگے۔ اور دریافت فرمایا کہ میاں یعقوب علی کیا بات ہے؟ میں نے حضرت صاحب سے واقعہ عرض کر کے کہا کہ یا تو مہمانوں کو سب لوگوں پر تقسیم کر دیا کرو اور یا پھر انتظام ہو کہ تکلیف نہ ہو۔ میں آج سمجھتا ہوں اور اس احساس سے میرا دل بیٹھنے لگتا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے پیارے کے حضور اس رنگ میں کیوں عرض کی؟ مگر اس رحم و کرم کے پیکر نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کی کہ میں نے کس رنگ میں بات کی ہے فرمایا۔ آپ نے بہت ہی اچھا کیا کہ مجھ کو خبر دی میں ابھی گھر سے چپاتیاں پکوانے کا انتظام کر دوں گا۔ اور میاں نجم الدین کو بھی تاکید کرتا ہوں اسے بلا کر میرے پاس لاؤ۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ اگر کسی مہمان کو تکلیف ہو تو فوراً مجھے بتاؤ۔ لنگر خانہ والے نہیں بتاتے اور ان کو پتہ بھی نہیں لگ سکتا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ میاں رحمت اللہ کہاں ہیں؟ وہ زیادہ بیمار تو نہیں ہو گئے اگر وہ آ سکتے ہوں تو ان کو بھی یہاں لے آؤ۔

میں نے واپس آکر میاں رحمت اللہ صاحب سے ذکر کیا۔ وہ بیچارے بہت محجوب ہوئے کہ آپ نے کیوں حضرت کو تکلیف دی۔ میری طبیعت اب اچھی ہے۔ خیر میں ان کو حضرت کے پاس لے گیا اور میاں نجم الدین صاحب کی بھی حاضری ہوئی۔ حضرت نے میاں رحمت اللہ صاحب سے بہت عذر کیا کہ بڑی غلطی ہو گئی۔ آپ کو تکلف نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں باغ میں تھا ورنہ تکلیف نہ ہوتی۔ اب انتظام ہو گیا ہے۔ جس قدر حضرت عذر اور دلجوئی کریں میں اور میاں رحمت اللہ اندر ہی اندر نادم ہوں۔ اور پھر جتنے دن وہ رہے حضرت نے روزانہ مجھ سے دریافت فرمایا کہ تکلیف تو نہیں۔ میاں نجم الدین صاحب کو بھی بہت تاکید اور وعظ فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کے مہمان ہیں یہ خدا کے لئے آتے ہیں اور گھروں کا آرام چھوڑ کر آتے ہیں۔ اگر ان کی صحت ہی درست نہ رہے تو یہ اس غرض کو کیونکر حاصل کر سکیں گے جس کے لئے یہاں آتے ہیں۔ بہت کچھ ان کو سمجھایا اور وہ اپنے طریق کے موافق عذر کرتے رہے۔

میرا مطلب اس سے یہ دکھانا ہے کہ اگر کسی مہمان کو ذرا سی بھی تکلیف ہو تو آپ فوراً بے قرار ہو جاتے تھے۔ اور جب تک اس کو اطمینان اور آرام کی حالت میں نہ دیکھ لیں آپ صبر نہ کرتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ: یعقوب امجد (کھاریاں)

منتخب اشعار مع اردو ترجمہ

از فارسی قصیدہ در مدح امام ہمام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

از قلم مکرم مولوی ابو محمد یوسف مبارک علی سیالکوٹی

یہ قصیدہ مکرم مولوی مبارک علی سیالکوٹی صاحب نے 1897ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں پڑھ کر سنایا۔ یہ 185 اشعار پر مشتمل ہے۔ قصیدہ ہر پہلو سے جامع اور زبان و بیان کا ایک بے مثال مرقع ہے۔ جولائی 1997ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں اس قصیدہ کے منتخب اشعار مع اردو ترجمہ پیش کئے گئے۔ ان منتخب اشعار کا اردو ترجمہ روزنامہ "الفضل" ربوہ کے توسط سے احباب کے استفادہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

نسیم مژدہ رسانم بہ گلشنِ گیتی
نوید خندۂ گل دردہم بگوشِ ہزار

میں دنیا کے باغ کو باد بہار کی آمد کا مژدہ پہنچا رہا ہوں (اور) میں گل بہار کے کھلنے کی نوید بلبل کے کان میں ڈال رہا ہوں۔

زنم ترانہ شکر و سپاس جلوہ گرے
کہ شُد زِ جلوۂ نُورش جہان تجلّی زار

میں (ایسی رُت میں) ایک جلوہ آرا ہونے والے کے شکر و سپاس کا ترانہ گا رہا (راگ الاپ رہا) ہوں کہ جس کے نور کے جلوے سے دنیا تجلیوں کا مرغزار بن گئی ہے۔

حیات بخش مسیحے کہ زندہ کرد جہان
دمِ حیات فزائش حیاتِ ہر دیندار

وہ زندگی بخش مسیحا ہے جس نے (اپنی قوت قدسیہ سے) دنیا کو زندہ کر دیا ہے۔ اس کی زندگی کی روح نے ہر صاحب دین (و ایمان) کی زندگی میں اضافہ کر دیا ہے۔ گویا اس کی آمد اہل دین کے لئے حیات افزا ثابت ہوئی ہے۔

قریب بود کہ سوزد سمومِ کفر جہان
مگر بوقت رسیدی تو اے نسیمِ بہار

قریب تھا کہ کفر کی باد سموم دنیا کو جلا دیتی، مگر اے نسیم بہار! تو بروقت آپہنچی۔

ہمین امام کہ آمد میانِ ما از ما
ہمیں کہ ہست بدستش حکومتِ آثار

یہی وہ امام ہیں، جو ہمیں سے ہمارے درمیان آئے ہیں اور یہی وہ امام ہیں کہ جن کے ہاتھ یعنی ہمت و جرأت سے غلبے کے آثار پیدا ہوئے ہیں۔

ہمین کہ داد گواہیش آسمان بکُسوف
ہمین کہ کرد زمینش باحتیاج اظہار

یہی وہ امام ہے کہ جس کے لئے آسمان نے کسوف (و خسوف) کے ساتھ گواہی دی اور یہی وہ امام ہے کہ جس کے لیے زمین نے ضرورت کا اظہار کیا۔ یعنی اہل زمین نے اس کی آمد کی ضرورت کو محسوس کیا۔

زمانہ منتظرِ مقدَمِ جنابت بود
کشادہ برسرِ راہت دو چشم نرگس وار

زمانہ آپ کی تشریف آوری کا منتظر تھا۔ اس نے آپ کی راہ پر اپنی دونوں آنکھیں گل نرگس کی طرح لگا رکھی تھیں۔ یعنی ایک عرصے سے دنیا آپ کے لیے چشم براہ تھی۔

بعالمے برکاتِ دعاءِ تو مشہور
شدہ از دعائے پذیر رفتہ ات عدوّ فی النار

دنیا بھر میں تیری دعا کی برکتیں شہرت پا چکی ہیں۔ تیری دعائے مستجاب کی وجہ سے دشمن آگ میں جل گیا ہے

ازین فتادہ جہان را ضرورت نُورت
امامتِ تو بر افگند پردۂ ابصار

اس گرے پڑے (اور بھولے بھٹکے) جہان کو تیرے نور کی ضرورت ہے۔ (اور) تیری امامت (و قیادت) نے آنکھوں کا پردہ الٹا کر رکھ دیا ہے۔ یعنی آپ نے نور بصیرت عطا فرمایا ہے۔

ہر آن لئیم کہ افگند ناوک طعنش
سوئے جنابِ امامِ رُسل شہِ ابرار

تو آن چناں بدفاعِ لئیم بر جستی
کہ اندرونِ جگرہا سپوختی سوفار

ہر وہ کمینہ جس نے امام رسل شہ ابرار کی طرف اپنے طعن و تشنیع کا تیر پھینکا، تو اس کا دفاع کرنے کے لیے اس کمینے پر یوں جھپٹا کہ تو نے جگر کے اندر تک تیر کے سوفار کو گھونپ دیا۔ یعنی پورا تیر جگر کے پار کر دیا۔ اشارہ مکمل دفاع کی طرف ہے۔

خدائے راست مسلّم بزرگی و عزّت
کہ بر فراشت لوائے محامدت بدیار

(حقیقی) بزرگی اور عزت، تو خدا تعالیٰ ہی کے لئے مسلّم ہے کہ جس نے تیرے محامد کا جھنڈا ملکوں پر لہرا دیا ہے۔ یعنی ایک زمانہ تیری تعریف کے گن گاتا ہے۔

عزیزِ قادرِ مطلق تُرا چنان بنواخت
کہ کرد اہلِ یقین را بحضرتت احضار

اس عزیز و قادر مطلق خدا نے تجھے نوازش بے پایاں سے اس طرح مالا مال کیا کہ اس نے اہل یقین کو تیرے حضور حاضر کر دیا۔ یعنی لوگ ایمان لانے کے لئے صرف مشیت الٰہی کے تحت تیری طرف آئے۔

☆......☆......☆......☆

نئے آنے والوں کی تربیت کے لئے اس طرح دعا کریں جیسے اپنی اولاد کے لئے

"جب مصیبت پڑ جائے اور آپ دوڑے دوڑے جاتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ مصیبت مجبور کر کے گھیر کے خدا کے پاس لے گئی ہے اور مصیبت نہ پڑی ہو اور جائیں اور پھر سوچیں کہ یہ مصیبت پڑ بھی سکتی ہے تو یہ درخواست بھی عرض کر دیں کہ اے خدا اس قسم کے مصیبتوں سے ہمیں بچا تو وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے اولاد کے حق میں وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے کی جاتی ہیں اور تعلق باللہ کی خاطر محض اس لئے مانگی جاتی ہیں کہ میرے بچے تیرے رہیں کسی اور کے نہ بن جائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کو نہیں بھلاتے اور ان کی اولادیں پھر بھلائی نہیں جاتیں نہ بندوں کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں نہ خدا کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں۔

پھر جب بچپن میں آپ ایسے اثرات دیکھتے ہیں تو وہ وقت ہے تشویش کا اور اگر پیدائش سے پہلے دعائیں نہ بھی مانگی گئی ہوں تو بیماری کے آغاز ہی میں انسان حساس ہو جائے اور احساس کی وجہ یہ ہو کہ اللہ سے تعلق کے معاملے میں بچے دور ہو رہے ہیں وہ تعلق کمزور پڑ رہا ہے تو یہ بھی بے لوث دعاؤں کے دائرے میں آئے گا کیونکہ درحقیقت آپ کی محبت جو بچوں کے لئے ہے اور آپ کی محبت جو اللہ کے لئے یہ دونوں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں اور ایسے موقع پر ان بچوں کے حق میں آپ کی دعائیں زیادہ اثر دکھائیں گی۔ تو اپنی اولاد کو بچپن ہی سے یاد رکھیں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ آپ بچپن ہی سے اللہ کو یاد رکھیں یا اپنی زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو آپ کی اولاد پر بھی وہ یاد اثر انداز ہو گی اور آپ کو اچھی تربیت کی توفیق ملے گی اور پھر آپ کے مرنے کے بعد بھی یہ دعائیں کام آئیں گی۔ وہ دعائیں وہ نہ نظر آنے والے رسے بن جائیں گے جو آئندہ آپ کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو ہمیشہ سنبھالتے چلے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 20 جنوری 95ء الفضل انٹرنیشنل 10 مارچ 95ء)

خلقت اِنس میں ہے اُنس و محبّت کا خمیر
گر محبت نہیں بیکار ہے انساں ہونا
رو کے کہتی ہے زمیں گر نہ سنے نام خدا
"ایسی بستی سے تو بہتر ہے بیاباں ہونا"
(درعدن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرید احمد

سیرالیون میں پہلا احمدی ڈاکٹر

عیسائی مشنری سیل نارتھ کرسٹ "ورلڈ کرسچن ڈائجسٹ" جون 1961ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اس دن (جماعت احمدیہ) کا پہلا میڈیکل مشنری پہنچا۔ یہاں کے مقامی پریس نے بہت تھوڑی اور مختصر سی خبریں اس کے متعلق شائع کیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر میرے نزدیک یہ دین کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور نشان ہے۔ احمدی بھی عیسائی مشنوں کے طور و طریق کو اپنا رہے ہیں اور یہ طبی مشن بھی اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے جسے مغربی افریقہ میں انقلاب لانے کے لئے پیش رو کی حیثیت حاصل ہے۔"

(بحوالہ الفضل 25۔جنوری 1964ء)

وہ شخصیت تھی محترم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کی جنہیں جماعت احمدیہ کا پہلا میڈیکل مشنری ہونے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے سیرالیون کے شہر بو میں پہلا طبی ادارہ ڈسپنسری کی شکل میں قائم کرنے کی توفیق ملی۔

سیرالیون میں ورود پر آپ کا پہلا اخباری بیان جو شائع ہوا اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"ڈاکٹر ایس خان کہتے ہیں کہ ربع صدی سے زائد عرصہ گذر چکا ہے کہ احمدیہ مشنز روحانی بیماروں کا علاج کر رہے ہیں مگر اب وقت آگیا ہے کہ جسمانی بیماروں کے لئے بھی مشن ہسپتال کھولے جائیں۔ اس لئے یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ احمدیہ مشنز جن کی کاوشیں پہلے تعلیمی، اخلاقی اور روحانی ترقی کی جانب مرکوز تھیں، میں مزید اضافہ کیا جائے اور معاشرتی ترقی و جسمانی بہتری کی بھی کوششیں کی جائیں۔"

(ڈیلی میل فری ٹاؤن 21۔اکتوبر 1960ء)

ڈاکٹر صاحب کو علمی مضامین لکھنے سے بھی غیر معمولی شغف تھا۔ اپنے مضامین میں دینی احکامات کی حکمتیں، سائنس طب جدید اور فلسفہ کی روشنی میں بیان کرنے کا خاص ملکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا تھا۔ اکثر ایڈیٹرز آپ کے مضامین پر اپنا تبصرہ بھی ساتھ ہی شائع کرتے تھے۔ مثلاً

"مکرمی چوہدری ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب ایم بی بی ایس علمی مضامین نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھتے ہیں۔ ناظرین کرام کو چاہئے کہ ان مضامین کو نہایت توجہ سے پڑھ کر اپنے علم میں اضافہ کریں اور دیکھیں کہ آج کل کے علوم اور آج کل کے انکشافات کیونکر علوم حقہ کی تصدیق کرتے ہیں......

(ریویو آف ریلیجنز اگست 1929ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ایک خطبہ فرمودہ 27۔ جولائی 1956ء بمقام مری، میں ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔

"انہیں چونکہ سوچنے کی عادت ہے اور وہ مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں اس لئے وہ بات کی تہہ تک جلد پہنچ جاتے ہیں۔"

(الفضل 2۔اگست 1956ء)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب اہل علم حضرات کو الفضل کی قلمی معاونت کے لئے ابھارتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"کیا الفضل اس بات کا متمنی نہیں کہ احمدی اطباء اور ڈاکٹر اپنے علم سے اس کے صفحات کو دلچسپ بنا کر اسے لوگوں کے لئے باعث صد کشش کر دیں۔ اور ڈاکٹر شاہ نواز کے طریق تحقیق کو قدرے اختصار سے اختیار کرکے علم طب کی رو سے دین کی برتری اور فوقیت اور حقانیت دوسرے مذاہب پر ثابت کرنے کی کوشش کریں۔"

(بحوالہ الفضل 12۔ مئی 1962ء)

آپ کی زندگی سے دو واقعات انہی کے الفاظ میں بیان کئے جاتے ہیں جو کہ یقیناً دلچسپی سے خالی نہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پاکباز بندوں کی زبان سے نکلی ہوئی بات بعض دفعہ پیشگوئی کا رنگ پکڑ لیتی ہے اور یہ اپنے بندوں پر خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہوتا ہے کہ وہ پہلے اپنے بندہ کو غیب کی کوئی خبر دیتا ہے اور پھر اسے اپنی قدرت سے پوری بھی کر دیتا ہے۔ اس ضمن میں دو واقعات پیش ہیں۔

1۔ 1946ء میں عاجز جاپان میں مقیم تھا اور فوج میں کیپٹن تھا۔ لیکن حضرت امام جماعت الثانی نے ایک مجلس میں اپنے ایک رویاء کے تعلق میں میرے والد صاحب (موصوف) چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی کا نام لیا اور تعارف کے طور پر فرمایا "یعنی میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے والد (موصوف)" حالانکہ عاجز اس وقت کیپٹن تھا۔ جنگ ختم ہو چکی تھی اور ایمرجنسی کمیشن کے ختم ہو جانے کا قوی امکان تھا۔ مگر حضرت صاحب کی زبان سے میجر کا رینک کہلوایا گیا۔ جو ایک پیشگوئی تھی جو 1952ء میں آکر پوری ہوئی کہ سخت ناموافق حالات میں عاجز کو دوبارہ کمیشن ملا اور ترقی کے امتحان وغیرہ کی روکیں اللہ تعالیٰ نے دور کر دیں۔ عاجز کو زندہ رکھا۔ تقسیم ملک ہوئی۔ باوجود بینائی کی کمزوری کے میڈیکل بورڈ نے پاس کر دیا۔ غرضیکہ بیسیوں اسباب تھے جن پر کسی انسان کو کنٹرول نہیں ہو سکتا وہ سب مولا کریم نے پیدا کئے تا اس کے مقبول بندہ کے منہ کا قول پورا کرے۔ چنانچہ حضرت صاحب کے اس قول پر میرے بعض عزیزوں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اب آپ میجر ہو کر ہی رہیں گے۔

2۔ 50-1949ء کی بات ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی کوئٹہ میں تشریف فرما تھے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے ایک دن آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ڈاکٹر شاہنواز صاحب کی تنخواہ ایک ہزار روپیہ ہے؟ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا۔ پختہ معلوم نہیں۔ وہ سینئر کیپٹن ہیں 700 سے زیادہ نہ ہو گی۔ واقعی اس وقت عاجز کی تنخواہ 700 ہی تھی۔ 1952ء میں جب میں میجر ہوا تو مہنگائی الاؤنس ملا کر بھی 597 روپے بنتے تھے۔ جس میں کسی اضافہ کی بظاہر امید نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پاک بندے کا قول پورا کرنے کے لئے تمام فوجی افسروں کو 25۔ روپے کا خاص الاؤنس دلوایا اور اس طرح میری تنخواہ پورے ایک ہزار روپے ہو گئی۔

(ماہنامہ خالد دسمبر 1967ء)

محترم ڈاکٹر صاحب صاحب رویاء و کشف تھے۔ اور اپنی زندگی میں کثرت کے ساتھ اس روحانی مائدہ سے حصہ پایا۔ امامت ثالثہ کے انتخاب سے متعلق رؤیاء آپ کے اپنے الفاظ میں درج ہے۔

"عاجز نے جولائی 1960ء میں (مغربی افریقہ میں بطور میڈیکل مشنری جانے سے قبل) رؤیاء میں دیکھا تھا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کسی مقام پر کھڑے ہیں۔ سامنے میں بھی ہوں اور کوئی فرشتہ کہہ رہا ہے "یہ (امام) کا ہاتھ ہے اس کو چومو" میں نے بوسہ دیا۔ صبح یوم عید الاضحیہ تھا۔ میں نے بیت مبارک میں صاحبزادہ صاحب کو کھڑکی کے پاس کھڑے دیکھا اور سلام کہہ کر مصافحہ کیا پھر ہاتھ چوم بھی لیا فرمایا یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کی وقت آنے پر معلوم ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں نے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں خط لکھ کر رویاء کی اطلاع بھی کر دی تھی اور اپنی تمام اولاد کو بھی وصیت کر دی تھی کہ میں اس وقت باہر ہوں گا۔ مگر تم سب مرزا ناصر احمد کی بیعت کر لینا۔ جیسا کہ واقعی نومبر 1965ء میں جب حضرت امام جماعت الثانی کی وفات ہوئی اور حضرت مرزا ناصر احمد امام منتخب ہوئے تو عاجز اس وقت انگلستان میں تھا۔ مگر میری تمام اولاد نے بیعت کر لی۔"

(بشارات رحمانیہ جلد اول صفحہ 470)

19۔ مارچ 1969ء کی صبح بحالت کشف آپ کو یہ تحریر دکھائی گئی

1999ء تک تمام دنیا میں (دعوت الی اللہ) ہو جائے گی۔"

(ڈائری کشوف و رؤیاء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ شعر کثرت سے آپ کی زبان پر جاری ہوتا۔ کہ

دل ستانی و دلربائی کن
بہ نگاہے، گرہ کشائی کن

آخر میں حضرت امام جماعت الثانی کی ایک نصیحت بیان کرنا مقصود ہے جو کہ یقیناً ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب عاجز 1924ء میں ڈاکٹر بن جانے کے بعد حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے مطالعہ کے طریق کے ساتھ پریکٹس کے طریق بھی فرمائے مثلاً "ہمیشہ سستا علاج کرو۔ غرباء سے فیس نہ لو کسی ایک طریق علاج پر بھروسہ نہ کرو۔ ہر طرح کے علاج کرو۔ ایلوپیتھک تم ہو ہی۔ ساتھ ہومیوپیتھک اور یونانی علاج بھی مشورۃً کر لیا۔ شفا تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ علاج تو محض حیلہ ہے۔ ریسرچ کرنے کی عادت ڈالو۔"

(غیر مطبوعہ خودنوشت سوانح حیات)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

اس کی جو پیدائش ہے وہ بیمار پیدائش ہو گی چنانچہ حضرت بانی سلسلہ نے اس کی مثال اس طرح دی ہے کہ ایک شخص ہے جو صحت مند ہے پیاسا ہے اور توانائی کی کمی کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکا ہے اس کو آپ برف میں لگے ہوئے ٹھنڈے انگور کھلائیں تو اس کو جنت محسوس ہو گی ہر دانے کے ساتھ اس کی زندگی میں جان پڑ رہی ہو گی ایک دوسرا آدمی جو اس سے بھی زیادہ بدحال ہے اسے بری طرح ہیضہ ہو گیا ہے بیچارا دست کر کرکے اور الٹیاں کر کر کے اس کا برا حال ہو رہا ہے اگر وہی انگور آپ کو اس کو دیں تو وہ ان پر لعنت ڈالے گا۔ وہ کہے گا ہٹاؤ ان کو مجھے دیکھ کر اور زیادہ متلی ہوتی ہے، یہ حالت جہنم کے مشابہ ہے۔ پس ایک بیمار روح اور غیر بیمار روح میں یہ فرق پڑے گا اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وہیں جنت بھی ہے اور وہیں جہنم بھی ہے۔ یہ کوئی الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ Space ایک ہی ہے اس میں مختلف Directions اور Dimensions ہوتی چلی جاتی ہیں تو مرنے کے بعد روحیں بظاہر ایک ہی طرح اٹھیں گی لیکن ایک روح کے لئے جہنم بن جائے گی کیونکہ وہ بیمار اٹھی ہے اور ایک روح کے لئے جنت بن جائے گی کیونکہ وہ صحت مند روح ہے۔ اس کے لئے آپ کو محنت اور کمائی کرنی پڑتی ہے۔ اور انسان یہ بھول جاتا ہے کہ یہاں آکر دس دس گھنٹے وہ محنت کرتا ہے روٹی کی خاطر اور جب خدا اس کو کہے کہ ابدی زندگی کے لئے کچھ کماؤ تو کہتا ہے کہ یہ تو وقت کا ضیاع ہے مجھے کیا ضرورت پڑی ہے محنت کرنے کی۔ حالانکہ دنیا کے لئے اس قدر اس کو محنت کرنی پڑتی ہے۔ یہ نظام خدا نے بنا دیا ہے لیکن وہ آخرت کے لئے تھوڑی سی محنت بھی نہیں کرتا، آخرت کے لئے تھوڑی سی قربانی نہیں کرتا۔ پس ان کے ساتھ تو پھر وہی ہو گا جو قانون قدرت ہے۔ اس لئے Choice کا اختلاف ہے۔ دین حق کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو صرف یہ فرماتا ہے کہ اے رسول تو یہ باتیں کھول کھول کر بیان کر دے (-) فرمایا تو نے یہ باتیں ایسی کھول کر بیان کیں کہ ان لوگوں نے بھی کہا کہ تو نے واقعی باتیں کھول کر بیان کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ پھر ہر ایک کی اپنی Choice ہے جو چاہے وہ رستہ اختیار کرے اس میں کوئی جبر نہیں ہے۔

ٹو اِن وَن

(Two in One)

بھارت کی جنوبی ریاست کرناٹک کے ایک زرعی سائنس دان نے پیوند کاری کے ذریعے ایک ایسا حیرت انگیز پودا تیار کیا ہے جس میں ایک طرف بینگن اور دوسری طرف ٹماٹر لگے ہوئے ہیں ہندوستان ٹائمز کے حوالے سے ڈی پی اے نے خبر دی ہے کہ اس پودے کی تیاری کا سہرا ایک مسلمان سائنس دان کے سر ہے جو برنہر میں محکمہ باغبانی سے وابستہ ہے دوسری حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ پودا پورا سال پھل دے گا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 22- مئی 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
1-10 رات۔ فرام دی آرکائیوز۔ تبرکات۔
2-05 رات۔ہومیوپیتھی کلاس۔
3-10 رات۔ڈچ زبان سیکھئے۔
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ امام صاحب کے ساتھ۔آیئے نماز سیکھیں۔
5-20 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-20 صبح۔ کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت خدام الاحمدیہ پاکستان۔
7-00 صبح۔اردو کلاس۔
8-10 صبح۔ڈچ زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ہومیوپیتھی کلاس۔
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
11-20 صبح۔ پشتو پروگرام، کوئز پروگرام حضرت مسیح موعود۔
11-15 دوپہر۔ فرام دی آرکائیوز۔ تقریر مولانا ابو العطاء صاحب۔ جلسہ سالانہ ربوہ۔
12-55 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-00 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-05 دوپہر۔ کمپیوٹرز سب کے لئے۔
4-30 سہ پہر۔ نظمیں۔
5-00 سہ پہر۔خطبہ جمعہ۔
7-40 رات۔لقاء مع العرب۔
8-50 رات۔خطبہ جمعہ۔
10-25 رات۔اردو کلاس۔
11-30 رات۔لقاء مع العرب۔

★......★......★......★

ہفتہ 23- مئی 1998ء

12-40 رات۔ طبی معاملات۔ گردن اور کندھے۔
1-15 رات۔خطبہ جمعہ۔
2-30 رات۔ فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات
4-30 رات۔چلڈرنز کلاس۔97-3-15
5-00 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-10 صبح۔خطبہ جمعہ۔
7-15 صبح۔اردو کلاس۔
8-20 صبح۔ کمپیوٹرز سب کے لئے۔
8-55 صبح۔ فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔ 15-2-97
11-10 دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 97-10-10 کا سرائیکی ترجمہ۔
12-15 دوپہر۔ طبی معاملات۔ گردن اور کندھے۔
12-45 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
1-45 دوپہر۔اردو کلاس
3-05 دوپہر۔ڈاکومنٹری۔فوٹوگرافی کیمروں کا تعارف۔
4-30 سہ پہر۔سویڈش زبان سیکھئے۔
6-55 سہ پہر۔ بچوں کی ملاقات امام صاحب کے ساتھ۔23-5-98
7-55 رات۔ ڈاکومنٹری۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے متعلق ایک نمائش۔
8-10 رات۔لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔اردو کلاس۔

★......★......★......★

اتوار 24- مئی 1998ء

12-30 صبح آپ کا خط ملا۔
1-00 رات۔ مجلس سوال و جواب 10-5-98۔
2-30 رات۔ بچوں کی ملاقات امام صاحب کے ساتھ۔16-5-98
3-35 رات۔سویڈش زبان سیکھئے۔
4-45 رات۔آپ کا خط ملا۔
5-15 صبح۔لقاء مع العرب۔
7-25 صبح۔اردو کلاس۔
8-30 صبح۔اردو کلاس۔
8-50 صبح۔چلڈرنز۔23-5-98
10-45 صبح۔آپ کا خط ملا۔
11-15 دوپہر۔خطبہ جمعہ
12-25 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
1-30 دوپہر۔ مجلس سوال و جواب۔ 10-5-98
3-05 دوپہر۔اردو کلاس۔
10-20 رات۔اردو کلاس۔
11-30 رات۔لقاء مع العرب۔

★......★......★......★

پیر 25- مئی 1998ء

12-25 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ کوئز واقفین نو۔
1-00 رات۔درس القرآن 29-1-97
2-30 رات۔ ڈاکومنٹری۔ احمدیت پر ایک نظر۔
2-50 رات۔چینی زبان سیکھئے۔
4-45 صبح چلڈرنز۔کوئز۔واقفین نو۔
5-20 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-30 صبح۔ مجلس سوال و جواب امریکہ۔ 12-10-94
7-10 صبح۔اردو کلاس۔
8-25 صبح۔چینی زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
10-45 صبح۔چلڈرنز کارنر۔کوئز۔واقفین نو۔
11-20 دوپہر۔ درس القرآن۔ 29-1-97 بیت الفضل لندن۔
1-00 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-10 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-05 دوپہر۔ سپورٹس خدام الاحمدیہ پاکستان 1997ء
4-30 سہ پہر۔نارویجین زبان سیکھئے۔
7-00 شام۔ہومیوپیتھی کلاس۔
8-05 رات۔لقاء مع العرب۔
10-20 رات۔اردو کلاس۔

★......★......★......★

منگل 26-1998ء

12-25 رات۔چلڈرنز کارنر۔ملاقات۔
12-55 رات۔روحانی خزائن۔
1-45 رات۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔لجنہ اماء اللہ کی پہلی چودہ ممبرات کا تعارف۔
2-10 رات۔ہومیوپیتھی کلاس۔
3-20 رات۔نارویجین زبان سیکھئے۔
4-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔ 15-2-96
5-15 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-15 صبح۔سپورٹس 1997ء خدام الاحمدیہ پاکستان۔
7-00 صبح۔اردو کلاس۔
8-05 صبح۔نارویجین زبان سیکھئے۔
8-45 صبح۔ہومیوپیتھی کلاس۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات 5-12-96
11-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 96-10-25 کا ترجمہ۔
12-00 دوپہر۔ دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
1-10 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-15 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-20 دوپہر۔طبی معاملات مہمان ڈاکٹر سہیل احمد۔
4-30 سہ پہر۔فرنچ زبان سیکھئے۔
7-10 شام ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-15 رات۔لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔اردو کلاس۔

★......★......★......★

بدھ 27- مئی 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
1-05 رات۔یوم قدرت ثانیہ۔
1-35 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
2-05 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ۔
2-35 رات۔ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-35 رات۔فرنچ زبان سیکھئے۔
4-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
5-15 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-20 صبح۔طبی معاملات۔
6-50 صبح۔اردو کلاس۔
8-00 صبح۔فرنچ زبان سیکھئے۔
8-30 صبح۔حکایات شیریں۔
8-45 صبح۔ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں۔
12-00 دوپہر۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
12-30 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ حضرت بلال بن رباحؓ
1-00 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-00 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-10 دوپہر۔ سپیشل پروگرام یوم قدرت ثانیہ۔
4-30 سہ پہر۔احمدیت کا تعارف۔
7-20 شام۔ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-15 رات۔لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔اردو کلاس۔

★......★......★......★

جمعرات 28- مئی 1998ء

12-40 رات۔چلڈرنز کارنر۔ملاقات۔
1-00 رات۔المائدہ۔
1-40 رات۔ سپیشل پروگرام۔یوم قدرت ثانیہ کے سلسلہ میں۔
2-25 رات۔ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-45 صبح چلڈرنز کارنر ملاقات۔
5-20 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-55 صبح۔اردو کلاس۔
8-50 صبح۔ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-15 صبح۔چلڈرنز کارنر۔ملاقات۔
11-05 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ 6-2-96
12-00 دوپہر۔المائدہ۔
12-40 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
1-50 دوپہر۔اردو کلاس۔
2-55 دوپہر۔کوئز۔تاریخ احمدیت۔
3-35 دوپہر۔درثمین۔ نظموں کا صحیح تلفظ۔
4-30 سہ پہر۔ڈچ زبان سیکھئے۔
7-00 شام۔ہومیوپیتھی کلاس۔
8-10 رات۔لقاء مع العرب۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ارشاد

7 جولائی 1996ء کو 24 گھنٹے کی نشریات کے آغاز پر فرمایا۔
"...... خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب امام جماعت کا تعلق پوری دنیا کی جماعتوں سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے۔
(الفضل انٹرنیشنل 19 جولائی تا 25 جولائی صفحہ 2)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :16 مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

جمعہ 22 مئی غروب آفتاب	7-06
ہفتہ 23 مئی طلوع آفتاب	5-04

عالمی خبریں

امریکی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت اشتعال انگیز بیانات بند کردے۔ بھارتی وزیر خارجہ کی پاکستان کو دھمکی احمقانہ اور خطرناک ہے۔ دونوں ملک کشمیر میں کنٹرول لائن کی خلاف ورزی سے باز رہیں۔ بھارت جس طرح کی زبان استعمال کر رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کشیدگی بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ازبکستان میں مذہبی آزادی پر پابندی لگادی گئی ہے۔

بھارتی فوج نے سری نگر میں مسجد شہید کردی ہے۔

انڈونیشیا کے صدر سہارتو نے جلد انتخابات کرانے کا وعدہ کیا ہے اور کہا کہ وہ مستعفی نہیں ہوں گے اور نہ ہی انتخابات میں امیدوار ہوں گے۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکہ کو خطرہ ہے کہ پاکستانی بم اسلامی بم بن جائے گا۔ امریکی پابندیوں پر وہ اسلامی ممالک جنہیں اسرائیل سے خطرہ ہے پاکستان کی امداد پر تیار ہو جائیں گے۔

اہم امریکی اداروں نے امریکی انتظامیہ کو اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان نے دھماکہ نہ کیا تو پاکستانی جمہوریت خطرے میں پڑ جائے گی۔

سعودی عرب کے شاہ فہد نے کہا ہے کہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں سے عالمی سلامتی پر برا اثر پڑے گا۔

پاک بھارت کنٹرول لائن پر بھارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ 36 گھنٹوں سے ہیلی کاپٹروں کی مسلسل پروازیں جاری ہیں۔ بھارتی فائرنگ اور گولہ باری سے 4۔ افراد زخمی، مسجد شہید اور درجنوں مکانات کی چھتیں چھلنی ہو گئیں۔

طالبان نے شمالی اتحاد سے براہ راست مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

بھارت نے چین سے مقبوضہ علاقہ واپس کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے اپنا سفیر بھی واپس بلا لیا ہے۔ 1962ء میں بھارت اور چین میں جنگ شروع ہوئی۔ اور چین نے بھارت کے 95 ہزار کلو میٹر علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔

بھارتی دھماکوں پر چین نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے پاکستان کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا ہے۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

بلدیاتی انتخابات میں مسلم لیگ کے حمایت یافتہ امیدواران بھاری اکثریت سے جیت گئے ہیں۔ پنجاب کے 262 بلدیاتی اداروں کے انتخابات حکومت کی سخت نگرانی میں کرائے گئے۔ اکثر حلقوں میں پولنگ کی شرح محدود رہی۔ امیدوار ووٹروں کو زبردستی لاتے رہے۔ دیہی علاقوں میں زیادہ جوش و خروش رہا۔ گجرات، سرگودھا، دیپالپور، ٹانڈلیانوالہ، پتوکی، کھوٹہ، ڈسکہ، چنیوٹ، گوجرہ لالہ موسیٰ اور عارف والا میں مسلم لیگ کے حمایت یافتہ امیدوار واضح اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ جبکہ ساہیوال۔ سکھیکی۔ میانی۔ شاہپور اور چک جھمرہ میں پیپلز پارٹی کے حمایت یافتہ غالب رہے۔ وفاقی وزیر عابدہ حسین کی بیٹی بھی کامیاب ہو گئی۔

بلدیاتی الیکشن کے موقع پر کل 35۔ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ پولنگ سٹیشنوں پر حملے ہوئے۔ فیصل آباد میں کرفیو لگا دیا گیا۔ اور 65 سیٹوں پر الیکشن روک دیا گیا۔ الیکشن کروانے والے عملے پر تشدد ہوا۔ کئی بیلٹ بکس لوٹ لئے گئے۔ متعدد امیدواروں کے کیمپ نذر آتش کر دیئے گئے۔ فیصل آباد میں 11۔ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ جبکہ درجنوں گرفتار کر لئے گئے۔ میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کی 14 سیٹوں پر پولنگ نہ ہو سکی۔ 60 سٹیشنوں پر انتخابی عملہ اور سامان نہ پہنچ سکا۔ جھنگ، ملتان، گوجرانوالہ اور رینالہ خورد میں کئی امیدوار دھاندلی کا الزام لگا کر الیکشن کا بائیکاٹ کر گئے۔

گوجرانوالہ میں بھی کئی حلقوں میں لڑائی جھگڑوں میں 7۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ نوشہرہ ورکاں میں سابق چیئرمین بلدیہ کو گن مین سمیت قتل کر دیا گیا۔ کامونکی میں دو گروپوں میں فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور سیالکوٹ میں انتخابی جھڑپوں میں 2۔ افراد مارے گئے۔ جبکہ ڈسکہ میں ایک شخص قتل کر دیا گیا۔ چیچہ وطنی میں سابق چیئرمین بلدیہ سمیت 4۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی نے الزام لگایا ہے کہ سرعام بیلٹ بکس تبدیل کئے گئے۔ حکومتی امیدواروں نے غنڈہ گردی کی۔ ہم نتائج تسلیم نہیں کرتے۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ خدمت کمیٹیاں بلا خوف و خطر اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

بلدیاتی الیکشن کے نتائج کا نوٹیفکیشن 23۔ مئی کو جاری ہو گا۔ کامیاب ارکان 26۔ کو حلف اٹھائیں گے۔ یونین کونسلوں کے انتخابات ستمبر میں ہوں گے۔

صوبائی وزیر خوراک اقبال خاکوانی نے کہا ہے کہ میرے حلقہ میں لوگوں نے خود ہی بیلٹ بکس بھر دیئے۔

سابق چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ حکمران اپوزیشن میں ہوں تو ریلیف ملنے پر خوش ہوتے ہیں۔ حکومت میں آجائیں تو عدلیہ کی آزادی پسند نہیں آتی۔ وزیر اعظم نے مجھے کہا تھا کہ 5 ججوں کے بدلے آپ کیا دیں گے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے کوئی تجارت نہیں کرنی۔ میں نے نواز شریف سے کہا کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ آپ کے مقدمات کا فیصلہ میرٹ پر ہو گا۔

بلدیاتی اداروں میں بھرتی پر تین سال کی پابندی لگادی گئی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میاں نواز شریف استعفیٰ دے دیں۔ کیونکہ انہوں نے بھارتی دھماکوں پر کچھ نہیں کیا۔ ہمارے دور میں بھی بھارت نے دھماکوں کا پروگرام بنایا ہم نے جواب دینے کے لئے کارروائی مکمل کر لی تھی۔ لیکن نواز شریف ملکی سالمیت اور استحکام کے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ اسلامی کانفرنس سے رابطہ نہیں کیا اور نہ ہی اپوزیشن اور عوام کو اعتماد میں لیا ہے۔

پاکستان پر قرضوں کی مالیت 250 ارب روپے ہو گئی ہے۔

پاکستانی روپے کی قیمت 12 پیسے گر گئی ہے جبکہ بھارتی روپے کی قدر 8 پیسے بڑھ گئی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ سرکاری افسروں کی سستی نے ترقیاتی منصوبوں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم شمس الدین سیال صاحب سابق ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی کے نواسے عزیز حبیب احمد (عمر 6 سال) ابن مرزا متین احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کو چھت سے گرنے کے باعث شدید چوٹیں آئیں۔ عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں عزیز کے سر کا اپریشن کر کے ٹیڑھی ہو جانے والی ہڈی نکال دی گئی ہے۔

○ عزیزہ عطیۃ الخبیر ثمر صاحبہ بنت مکرم منصور احمد مبشر صاحب دار العلوم غربی ربوہ ہفتہ عشرہ سے بیمار ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

○ مکرم وحید احمد کارکن نظارت امور عامہ کا چھوٹا بھائی مکرم خورشید احمد ابن خلیل احمد گذشتہ کچھ عرصہ سے ذہنی طور پر بیمار چلا آرہا ہے آج کل سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہے بعض اوقات زبان اور بازوؤں میں کھچاؤ اور شدت بخار کی وجہ سے طبیعت نڈھال ہو جاتی ہے۔

ان سب کے لئے احباب دعا کریں۔

گمشدہ طلائی کانٹا

○ مکرم اعجاز احمد نیر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ صاحبہ کا طلائی کانٹا مورخہ 98-5-19 کو ایوان محمود تا اقصیٰ چوک بازار میں گر گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے ہو تو وہ دفتر صدر عمومی پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

مکان برائے فروخت
5 مرلہ۔ سنگل سٹوری۔ بجلی۔ گیس۔ پانی ٹیلیفون "Q" ایکسٹینشن ماڈل ٹاؤن۔ ماڈل ٹاؤن LDA فلیٹس کے عقب میں 1992ء میں اعلیٰ تعمیر شدہ۔ دار الصدر ربوہ کے پلاٹ سے تبادلہ بھی ہو سکتا ہے۔ رابطہ
خالد محمود: ☎ لاہور رہائش: 5411177
رانا حماد: ☎ اسلام آباد،: 291934

ھو الشافی
بہتر تشخیص ——— بہتر علاج
نئی اور پرانی، لاعلاج اور ضدی امراض کے علاج ——— کا واحد مرکز ———
حامد ہومیو پیتھک کلینک
22/12 دار الیمن شرقی ربوہ
بیرون ربوہ کے احباب جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم حاصل کریں اور گھر بیٹھے علاج کروائیں

بہترین موقع
ہمہ فلور ربوہ
وفاقی کالونی لاہور
میں 3 اور 5 مرلہ کے پلاٹ برائے فروخت
تمام سہولیات موجود، مناسب دام
SES
786 ASSOCIATES
رابطہ
0300-471793 زبیر خان

باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ میں اپنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے باجوہ اسٹیٹ ایجنسی سے رابطہ کریں۔
باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
یادگار روڈ نزد مرکز قومی بچت ربوہ
☎ 211956

پتہ بیرون